یہ اخبار ہفتہ وار جمعہ کے دن مطبع اہل حدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

نمبر ۳۸ — جلد ۵

اخبار اہل حدیث

مت دیکھ کسی کا قول و کردار — ہے ہیچ بجز مصطفیٰ کی گفتار

جب اصل سے تو نقل کیا ہے — ایمان و یقین دکھا کا جہاں

امرتسر مورخہ ۹ رجب ۱۳۲۶ھ مطابق ۷-اگست ۱۹۰۸ء یوم الجمعہ

شرح قیمت اخبار

گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ ۔ ۵ء
والیان ریاست سے ۔ ۔ ۵ء
رؤسا و جاگیرداران سے ۔ ۔ للعہ
عام خریداروں سے ۔ ۔ ۔ ۲ء
" ششماہی عہ
غیر ممالک والوں سے سالانہ ۵ شلنگ
" ششماہی ۳ شلنگ

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے جملہ خط و کتابت و ترسیل زر بنام مالک مطبع و اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئیں۔

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت اخبار پیشگی وصول کی جاتی ہے۔
(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس کئے جاتے ہیں۔
(۳) مرسلہ مضامین بشرط پسند مفت درج کئے جاتے ہیں مگر ناپسند واپس نہ کئے جاویں گے۔

بیوگان کی پکار آریہ سماج کی خدمت میں

بیوگان کی حالت کیسی کچھ قابل رحم ہے اس حالت کا اندازہ وہی لگا سکتے ہیں جن کے گھر میں ایسا واقعہ گذرا ہو ہم مدتوں سے چیخ پکار سے آریہ متروں کو ان بیکسوں کی حالت زار پر توجہ دلاتے تھے مگر یہی صدا آتی رہی کہ بیوہ نفس کشی کرے اسے دہرم شہوت پرستی نہیں سکھاتا ہمارے رشی نے جو بیوہ کو نکاح ثانی سے منع کیا ہے اسکی بہت بڑی فلاسفی ہے بڑی حکمت پر مبنی ہے۔ تم کوڑ مغز اسکو نہیں سمجھ سکتے۔ ہماری پکار سے گو اہل درد کے دل تو ہلجاتے تھے مگر پتھر دلوں کو کوئی اثر نہ ہوتا تھا۔ لیکن خدا کا شکر ہے کہ ہماری آہ و پکار نے کچھ اثر دکھایا۔ آج ہم ایک پر درد مضمون آریہ گزٹ سے نقل کرتے ہیں جس کے دیکھنے سے ہمارے ناظرین اندازہ لگا سکیں گے کہ ؎

کہتا ہے کون نالہ بلبل ہے بے اثر — پردہ میں گل کے لاکھ جگر پاش ہوگئے

ناظرین ذرہ دل لگا کر مضمون مندرجہ ذیل کو پڑھیں نامہ نگار اپنے علاقہ کا حال اس طرح لکھتا ہے:۔

بیوہاؤں (بیوگان) کی مصیبت اور انکا انتظام — اس علاقہ کے مختلف دیہات میں اس قسم کی بہت سی غریب لاوارث اور بدھوا (بیوہ) عورتیں موجود ہیں جو برہمن چھتری اور ویش وغیرہ اونچی ذاتوں کے فرقوں کی ہیں جو مختلف جگہوں پر سخت مزدوری سے بمشکل اپنا پیٹ بھرتی ہیں بعض عورتیں ایسی بھی دیکھنے میں آئی ہیں جن کو اُن کے آدمی مصیبت اور تکلیف کی وجہ سے چھوڑ کر مفقود الخبر ہو گئے ہیں۔ کئی اس قسم کی جن کو چند ماہ کا حمل ہے اور سہارے کی خواہشمند ہیں کہ کسی بھلے گھر میں رہنے اور گھر کا کام کاج کرنے کا سہارا مل جاوے۔ جو بدھوائیں اچھی شکل صورت کی قابل شادی ہوتی ہیں اُن کو پنر بواہ کے فوائد اور دہرم اپدیش کیا جاتا ہے اور اُن کی رضامندی پر بھلے اور آسودہ حال آدمی کے ساتھ اُن کے پنر بواہ کے لئے کوشش کی جاتی ہے مگر جو اس قسم کی اونچی ذات کی غریب لاوارث اور بدھوا عورتیں اس علاقہ

حمائل شریف مترجم:۔ ترجمہ شاہ عبدالقادر صاحب مرحوم خوشخط چھوٹی تقطیع قیمت عہ/ (مینجر اہل حدیث)

ahmadimuslim.de

اکثر ملتی رہتی ہین جو چند ماہ کی حاملہ ہوتی ہین یا اُن کے ساتھ ایک دو خورد سال بال بچہ ہوتا ہے اُن کے دہرم کی رکھشا کے لیئے اس طرف کوئی انتظام نہین ہے اُن کو پناہ عموماً اہل اسلام اور مشنری صاحبان کے یہان ہی ملتی ہے۔ ہندو بہائیون مین تو اس طرف ہمت ہی نہین ہے جو وہ اُن کو اپنی گہرون مین سہارا دیکر اُن سے کچھ گھر کا کام کاج کرا کر اُن کی سہاتیا کرین۔ اور انکا دھرم بچاوین۔

ہندو بہائیون کی باطن کی کمزوری۔ کم ہمتی اور لاپرواہی کا حال تو معلوم ہی ہے۔ جب ہی تو یہ حال ہے کہ اونچی اونچی ذات کی بدھوائین کثرت سے اس طرف خانگی اور پیشہ ور عورتون مین ملتی رہتی ہین۔ میری رائے مین حاملہ اور وہ عورتین جن کے ساتھ ایک دو خورد سال بچے ہون اُن کے دہرم کی رکھشا کے لیئے یہ مناسب ہے کہ جن لوگون کو اُن کی خواہش ہو یا اپنے گھر کے انتظام اور کام کاج کے لیئے کسی بہلی اور اچھی ذات کی عورت کی ضرورت ہو وہ اس قسم کی عورت کو اپنے گھر مین رکھ کر اُن سے روٹی وغیرہ طیار کرانے کا کام لین سو اُن کے دہرم کی رکھشا ہوگی اور اُن کے ساتھ اُن کا بچہ ہوگا مگر یا صرف کہانا دینا کافی ہے یا کسی اور چیز کی ضرورت ہے؟ (اہلحدیث) ایسی غریب اور لاوارث عورتین جن کے ساتھ کئی کئی بچے ہوتے ہین بڑی مصیبت اور آفت مین مبتلا پائی جاتی ہین۔ بچون کے سبب سے محنت اور مشقت بھی اچھی طرح سے نہین کر سکتی ہین اور کئی بچون کے ساتھ ہونے کی وجہ سے اُن کو نوکر رکھنے سے بھی پرہیز کیا جاتا ہے۔ اس ہر طرح کی مجبوری اور لاچاری سے وہ آوارہ ہو کر در بدر ماری پہرتی ہین۔ کہین ہندو دہرم مین اُن کو رکھ کر اُن کی سہاتیا کا معقول انتظام نہین۔ جب یہ بچون والی آوارہ تیز مشنری عورتون کی نگاہ مین آجاتی ہین اُن کو اس جگہ ہر طرح کا آرام ملتا ہے اور اُن کی اولاد کو آئندہ ترقی کرنے کا میدان ملتا ہے اُس وقت ہندو بہائی فضول واویلا کرتے ہین بقول۔ چیز نہ رکھی اپنے اور چور کو گالی دی۔ افسوس کہ اس طرف یہ رواج پہیلا ہوا ہے کہ جب کوئی اونچی ذات کی بدھوا حاملہ ہو جاتی ہے وہ بدنامی کی وجہ سے اپنے گہر سے نکل جاتی ہے یا اُس کے رشتہ دار اُس کو گہر سے نکال دیتے ہین۔ وہ بیچاری طرح طرح کی تکلیف اٹھا کر کسی نیچ قوم کے گہر مین بیٹھ جاتی ہے اور اپنے دہرم کو خیرباد کہتی ہے عیسائی اور محمدی فرقہ کی ترقی کا یہ بہی ایک بڑا ذریعہ ہو رہا ہے۔ (پہر تم بہی مسلمانون کی نیوگی؟ اہلحدیث)

آریہ سماج یا سناتن دہرم سبہا کی طرف سے ابہی تک کوئی اس قسم کا آشرم جاری نہین ہوا ہے جس مین حاملہ اور غریب بچون والی عورتون کی حفاظت اور سہاتیا کی جاوے جس سے اُن کو اپنے دہرم سے تبدیل ہونے کا موقعہ نہ ملے۔ ایک ایسے آشرم کی اس وقت بہت ضرورت ہے دین اناتھ پرچار اور کے شبہ چنتک اور ہتیشی اسپر وچار کرین گے اور اس علاقہ [illegible] کسی دوسرے مناسب مقام پر دین بدہوا آشرم جاری فرمانے کی کوشش فرماوین گے۔ دنا نک چند گپتہ سکرٹری بدہوا سہایک واستری سمدھار سبہا جہانسی

آریہ گزٹ ۱۹ ۱۱ء۔

اہلحدیث نامہ نگار کے مقصد سے ہمین پوری ہمدردی ہے مگر سوال یہ ہے کہ نامہ نگار آریہ ہوکر اس کام کو کر سکے گا یا کوئی آریہ سماج بحیثیت آریہ ہونے کے اسکو کر سکیگی؟ ہرگز نہین کیونکہ آریہ سماج جس رشی کی مشن ہو اُس کی تعلیم تو یہ ہے کہ

جس شریف رانڈ سے خاوند نے جماع کیا ہو اسکا نکاح ثانی جائز نہین۔ (ستیارتہ پرکاش صفحہ ۱۴۲)

ہان قرآن شریف صاف صاف اور کہلے کہلے لفظون مین حکم دیتا ہے غور سے سنو!

وَأَنكِحُوا الْأَيَامَىٰ مِنكُمْ

یعنے بیوگان کی شادی کر دیا کرو۔

اس مسئلہ مین ہماری گفتگو بڑے بڑے مہاشون سے ہوئی لالہ منشی رام جی، جالندہری سے ہوئی۔ ماسٹر آتما رام امرتسری سے ہوئی۔ سوامی درشنانند جی سے ہوئی ایک دفعہ آگرہ کا مسافر بہی قابو آیا سب کے منہ سے ایک ہی آواز سنی کہ بیوائین صبر کر سکتی ہین ویدک دہرم نفس کشی سکہاتا ہے ہماری بیوائین ایسی نہین ویسی نہین لیکن افسوس ہے کہ آج نامہ نگار آریہ گزٹ نے بہانڈا پہوڑ دیا اور کہلے کہلے لفظون مین لکہہ دیا کہ بہت سی بیوائین بازاری فاحشہ بن رہی ہین دیکہین آگرہ کا مسافر اب کیا فرماتا ہے۔

سماجی مترو! جب تک تم شادی بیوگان کو رواج نہ دو گے نہ تم محب وطن کہلا سکو گے نہ متبع فلسفہ الٰہی۔

ان سماجی دوستو! سے

ابتدائے عشق ہے روتا ہے کیا — آگے آگے دیکہئے ہوتا ہے کیا

قادیانی فرعون

امروہہ سے ایک اشتہار ہمارے پاس پہونچا ہے جو قادیانی خلیفہ مولوی احسن صاحب امروہی نے اپنے کسی ملنے والے کے نام پر شائع کیا ہے اُس میں اور جو کچھ لکھا ہے اُس کا جواب دینا امروہہ والون کا فرض ہے مگر لگتے ہاتھ بقول کھسیانی بلی کھمبہ نوچے احسن صاحب ہم سے بھی الجھ پڑے ہیں لکھتے ہیں کہ ہم نے سنا ہے کہ امروہہ والے مولوی ثناء اللہ کو ہمارے مقابلہ کے لئے بلانیوالے ہیں مولوی ثناء اللہ کی بے علمی کیوجہ سے ہم نے اُس کو آجتک اپنا مخاطب نہیں بنایا اور نہ بنانا چاہتے ہیں۔[1] اس کے جواب میں ہماری تو دعا ہے کہ

درّیتِ نماخیرِ علماء

صد شکر کہ در مذہب ما کبر و انانیت

ما خاک نشینیم انا را نشناسیم

لیکن اے جناب آپ اتنا تو فرمایئے کہ جھوٹ بولنا آپکے مذہب میں کیا حکم رکھتا ہے۔ عرصہ مدید ہوا آپ مجھسے علمی خط و کتابت کرتے تھے اُس سے بعد جب [illegible]

[illegible]

رسول مرزا صاحب قادیانی میرے ساتھ مباحثہ مناظرہ کرتے رہے یہانتک کہ جب وہ جواب دینے سے تنگ آگئے تو میرے ساتھ آخری فیصلہ کا اشتہار دیا۔ اعجاز احمدی کتاب میری ہی مقابلہ میں لکھی جس میں کئی ایک جگہ مجھ کو قادیان پہونچنے کی دعوت دی۔ میری نسبت آپکا ایک شعر یہ ہے

اخیت ذئباً عائثاً او ابا الوفاء

او افنیت مد ١١ اہلحدیث امرتسر

رسالہ انجام آتھم اور ضمیمہ آتھم میں مجھکو مباہلہ وغیرہ کے لئے بلایا۔ غرض کہ آپکے پیر مرشد مجھکو ہمیشہ اپنا مخاطب بناتے رہے بلکہ آپ خود بھی لکھتے رہے مگر آج کیا دال میں کالا ہے کہ آپ میرے سامنے آنے سے انکار کرتے ہیں۔ کیا آپ اپنے پیر و مرشد سے مرتد ہوگئے ہیں یا اپنے آپ کو اُس سے افضل جانتے ہیں۔ نہیں نہیں کچھ بھی نہیں بلکہ اصل بات یہ ہے کہ ؎

زاہد نداشت تاب جمال پری رخان

کنجے گرفت و ترس خدا را بہانہ ساخت

میں بھی آپکی طرح انا خیر کہنے والے کا شاگرد ہوتا تو آپ کو صاف سناتا کہ مولوی صاحب میرے سامنے آیئے اپنی علمیت کی سندیں دکھا کر جوہر دکھایئے

امتحان دیجئے اور لیجئے ؎

تا سیاہ روئے شود ہر کہ دروغش باشد

[1] علماء علی اس آیت کو متولی امرتسر کو مرفوع دیکھکر ہم پر نہ ہنسیں بلکہ اس تصویر کا مصور ایسا ہی جانیں۔ منہ۔

لو ایک اور الہامی پیدا ہوگیا

پنجاب کی زمین بھی ایک عجیب مردم خیز قطعہ ہے۔ الہامی اور پیشگوئیاں کرنے والوں کا تو گویا یہہ مولد ہی ہے ابھی کل کا ذکر ہے کہ مرزا قادیانی نے الہاموں اور پیشگوئیوں سے اودہم مچا رکھی تھی خدا خدا کر کے وہ ختم ہونے کو ہوئے تو آج ایک ثانی الہامی پیدا ہو گیا۔

[illegible]

جاتا ہے۔

ثانی الہامی کے مرید و ہیں جو اول الہامی کے مرنے پر اپنے الہاموں کی پٹری جمائی شروع کی ہے ہم اس موضوع پر کچھ نہ لکھتے مگر اتفاقاً ایک اشتہار حافظ ظفر علی لاہوری کا ہماری نظر سے گذرا جس کو دیکھکر ہمیں خوف ہوا کہ یہہ تو بھی قادیانی مشین ہے جسنے پہلے دنیا میں ایک تہلکہ مچا رکھا تھا۔ ناظرین اب بغور سنتے جائیں کہ مرزا ثانی نے کہاں تک درجہ بدرجہ ترقی کی ہے۔ سب سے پہلے انکی طرف سے ٢٧ مئی کے پیسہ اخبار لاہور میں ایک مضمون نکلا تھا جو یہہ ہے ۔

"٢٢ مئی کو بعد نماز جمعہ شاہی مسجد میں جو جلسہ مرزا صاحب قادیانی کے عقائد کی تردید میں منعقد ہوا اس میں حضرت سید جماعت علی شاہ صاحب مجددی نقشبندی محدث علیپوری نے اپنے وعظ میں مرزا صاحب کی نسبت پیشگوئی کی تھی کہ آپ سب لوگ گواہ رہیں کہ مرزا قادیانی بہت جلد عذاب کی موت مر جائیگا"

ahmadimuslim.de

یہی مضمون ثنائی الہامی کے مریدوں نے اپنے رسالہ المجدد میں اس طرح لکھا کہ:-

"علماء کرام کا جو جلسہ ۲۲ مئی ۱۹۰۸ء کو لاہور شاہی مسجد میں بعداز نماز جمعہ مرزا قادیانی کے اوہام باطلہ کی تردید کے لئے منعقد ہوا تھا۔ اُس میں آپنے باواز بلند للکارا کر اور بڑے دعوے سے مرزا کو اس امر کا چیلنج دیا تھا کہ اگر مرزا کو اپنے سچا ہونیکا دعوے ہو۔ تو وہ مرد میدان بنکر ہمارے مقابلہ میں آئے۔ اور جس طرح سے چاہے ہماری ساتھ علمی اور روحانی مقابلہ کرے۔ جس کے لئے ہم مرزا کو پانچہزار روپیہ دینے کے لئے تیار ہیں۔ اگر وہ کہے تو ہم مناظرہ و مباہلہ سے پہلے بنک میں روپیہ جمع کرنے کو تیار ہیں لیکن ایک دفعہ ہمارے سامنے آکر اپنے دعاوی کی صداقت ثابت کرے مرزا کے لئے پانچہزار کا انعام اس لئے رکھا گیا کہ اُسے روپیہ کے ساتھ صدمہ کی محبت ہے۔ آخیر میں حضرت شاہ صاحب قبلہ نے بطور پیشگوئی یہ بھی فرمایا کہ تم لوگ گواہ رہو کہ مرزا بہت جلد نہایت ہی ذلت اور عذاب کی موت سے مارا جائیگا"

پھر اسی مضمون کو المجدد نمبر ۶ میں یوں لکھا تھا کہ:-

"رسالہ المجدد نمبر ۵ میں دیکھ سکتے ہیں۔ کہ زبدۃ العارفین قدوۃ السالکین عمدۃ العاشقین فرزند ختم المرسلین امام المسلمین قبلہ مومنین مجدد دوران قطب زمان واقف اسرار خفی و جلی حضرت مولانا مولوی حافظ حاجی صوفی پیر سید جماعت علی شاہ صاحب مجددی نقشبندی محدث علیپوری ادام اللہ فیوضہم کی پیشگوئی جو حضور نے ۲۲ مئی ۱۹۰۸ء بروز جمعہ شاہی مسجد میں اپنے وعظ کے اخیر میں مرزا قادیانی کی نسبت فرمائی تھی کہ مرزا بہت جلد ذلت اور عذاب کی موت سے مارا جائیگا۔ یہ چوتھے ہی دن پوری ہوگئی یا نہیں ہوئی۔ اور تازیانہ نقشبندی روحانی رنگ میں کیا پھر سرایا دکھایا؟"

ایڈیٹر اہل فقہ (جو ثنائی الہامی کے حلقہ بگوشوں میں فسٹ نمبر ہے) نے بھی اخبار اہل فقہ مورخہ ۱۰ جون ۱۹۰۸ء میں پیسہ اخبار کے مذکورہ مضمون ہی کا حوالہ دیا تھا۔ لیکن چونکہ ۱۲ جون کے اہل حدیث میں ایک مضمون مدلل نکلا تھا جس کا عنوان تھا "پیران نمی پرند مریدان ہمی پرانند" اُس میں ثابت کیا گیا تھا کہ اس قسم کے الہامات اور پیشگوئیاں قادیانی مشین کی ساخت اور اس [illegible] سے مستفاد ہوئی ہیں۔

این کرامت ولی ما چہ عجب   گربہ شاشید و گفت باران شد

ایسا کہنا کہ فلان شخص جلد مرجائیگا یا ذلت کی موت سے مریگا اپنے اجمال میں بہت کچھ گنجائش رکھتا ہے اس لئے ثنائی الہامی کے مریدوں نے اس پیشگوئی کو ذرہ کسی قدر معقول پسند بنانے کے لئے ایک اور اشتہار دیا جو ہمارے اس نوٹ لکھنے کا باعث ہوا جس کے مضمون کے اصل فقرات یہ ہیں راقم اشتہار مرزا کے قیام لاہور کے کچھ واقعات لکھکر کہتا ہے کہ۔

"اس کے بعد ہر روز مرزا کے جائے قیام کے بالمقابل حضرات علمائے لاہور کیطرف سے ایک جلسہ حضرت شاہ صاحب قبلہ عالم کی سرپرستی میں ساڑھے پانچ بجے شام سے دس بجے تک منعقد ہوتا رہا جس میں مرزا کے مقابلہ باطلہ کی خرمہرہ پبلک کے سامنے کی جاتی رہی۔ اور مرزا کو دعوت دی جاتی رہی۔ اور ہزاروں روپیہ کی طمع بھی دیگئی لیکن شقاوت قلبی غالب رہی کچھ فائدہ نہ ہوا۔ ۲۵-۲۶ مئی کی درمیانی رات کو حضرت اقدس نے کھڑے ہوکر ارشاد فرمایا کہ

"وہ اب تک مرزا یا اُسکا کوئی حواری مقابلہ پر نہیں آیا۔ حالانکہ میں اُس کے ساتھ مناظرہ یا مباہلہ کرنے اور اُس کے غالب آنے کی صورت میں اسکو مبلغ پانچہزار روپیہ حسب وعدہ دینے کو تیار ہوں۔ اچھا نہیں تو دیکھنا چوبیس گھنٹہ کے اندر کیا ہوتا ہے"

حضرت یہ فرماکر بیٹھ گئے۔ اور جلسہ حسب معمول برخاست ہوگیا۔ ۲۶ مئی کے دن دوپہر سے پہلے مرزا کی موت کی خبر مشہور ہوئی تحقیق سے معلوم ہوا کہ رات کو حضرت اقدس نے جس وقت اپنے الفاظ ختم کئے تھے۔ اس سے تھوڑے ہی عرصہ بعد مرزا کو ہیضہ کے آثار نظر آنے لگے ۱۲ بجے رات تک مرض کا بہت غلبہ ہوگیا۔ جس میں ۱۰ گھنٹہ مبتلا رہ کر جمعہ کی پیشگوئی سے پورے ۳ دن ۱۰ گھنٹہ بعد مرزا ہزاروں ارمان سینے میں لئے ہوئے قبر میں سونیکے لئے بالکل تیار ہوگیا۔"

ناظرین! دیکھئے کیسا نکتہ بعد الوقوع بنایا گیا ہے اسی کو کہتے ہیں "پیران نمی پرند مریدان ہمی پرانند" ہم پوچھتے ہیں اگر ۲۵-۲۶ کی درمیانی شب کو بھی یہ گول مول پیشگوئی ثنائی الہامی نے کی تھی تو کیا وجہ ہے کہ تم لوگوں نے آجتک اسکو شائع نہ کیا حالانکہ ۲۶ مئی کو مرزا قادیانی مرا تو ۲۷ کے پیسہ اخبار میں اُس کی موت کی خبر کے ساتھ ہی ۲۲ مئی والی گول مول بے جوڑ پیشگوئی تم

چونکہ آپ [illegible] مرزا کی طرح الہامی [illegible] اقدس تفضیل کا صیغہ ہے کسی کو علم ہے تو سمجھے (اہلحدیث)

فتوحات اہلحدیث (چیف کورٹ ہائیکورٹ پنجاب اودھ بنگال اور انگلستان کے فیصلے) بحق اہل حدیث قیمت ۴ر (مجلد)

ahmadimuslim.de

لوگوں سے شائع کروائی گئی ۲۵-۲۶ مئی والی پیشگوئی کیوں چھپا رکھی اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ پیشگوئی مکتہ بعد الوقوع سے زیادہ وقعت نہیں رکھتی علاوہ اگر یہہ کبھی کوئی پیشگوئی قابل فخر ہے کہ دیکھنا جو بیس گھنٹوں میں کیا ہوتا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہہ پیشگوئی بھی قادیانی مشین میں ڈہلی ہوئی ہے جو محض احمقوں کو پہاندنے کے لئے بنائی گئی ہے۔ لیکن تم لوگ یاد رکھو اہلحدیث کو خدا کے فضل سے الہام شناسی اور تنقید کا پورا ملکہ ہے اس لئے آئندہ کو ذرہ ہوش سے الہام بازی کی مشین کو چلانا ؎

سنبہل کے رکہیو قدم دشت خار میں مجنون
کہ اس نواح میں سودا برہنہ پا بھی ہے

ایک صفحہ اصل واقع ہمارے مکرم برادر جناب مولوی محمد ابراہیم صاحب ایڈیٹر رسالہ الہادی سیالکوٹ بھی لاہور کے جلسوں میں برابر شریک تھے مولوی صاحب موصوف کا بیان ہے کہ ۲۵-۲۶ کی درمیانی شب کو جلسہ ہوا تھا اوس میں حافظ جماعت علی شاہ صاحب نے یہہ کہا تھا کہ میں نے مرزا کو مباحثہ کی دعوت دی تہی اور پنج آنیک مبرلیت کی اطلاع دی اب میں ۲۴ گہنٹہ کی اشتہار دیتا ہوں [illegible] کے بالمقابل کے لئے بہہ کر دیا۔

آہ افسوس ہے کہ ان لوگوں نے احمقوں کے پہاندنے کے کیا کیا جال بنا رکھے ہیں بڑا جال آجکل پیری مریدی کا کیا گرم تہا کہ اوس پر الہاموں اور پیشگوئیوں کا ضمیمہ لگایا جاتا ہے پس ہے ؎

حافظا مے خور و رندی کن و خوش باش و لے
دام تزویر مکن چون دگران قرآن را

لیک وہ صوفی تھے جن کی کتابوں میں ہم پڑہتے ہیں الکرامات حیض الرجال۔ کرامتیں مردوں کا حیض ہیں، یعنے جس طرح عورتیں حیض کو چہپاتی ہیں اسی طرح اللہ کے بندے کرامتوں کو چہپاتے تھے کہ کہیں نفس میں عجب اور تکبر نہ آجائے۔ آج یہ زمانہ ہے کہ اصل حیض تو جدا ہے مگر مصنوعی سرخی کپڑوں پر نہیں بلکہ موتہہ پر لگا کر حیض کا اظہار کیا جاتا ہے الی اللہ المشتکی کمال تو یہ ہے کہ بڑے بڑے القاب علمی اور تعظیمی اپنے نام کے ساتھ لگا لیتے جاتے ہیں وہ القاب

دیکہکر اور تو خیر مگر یہ سخت افسوس ہوتا ہے کہ حضرت حسن بصری اور پیر عبدالقادر جیلانی اور حضرت نقشبند صاحب وغیرہ رحمت اللہ علیہم اجمعین کے لئے بہی کوئی لفظ باقی نہیں چہوڑا۔

اخیر میں ہم بہی ایک دجالی پیشگوئی کرتے ہیں کہ ثنائی الہامی کے مرید اور حلقہ بگوش ہمارے جواب کی طرف کی توجہ تو کرینگے مگر یہہ اُن سے نہ ہو سکیگا کہ ہماری طرح واقعات صحیحہ پیش کرکے جواب دیں ہان برا بہلا کہیں گے۔ اور گالیان دے کر اپنے تصوف کا ثبوت دیں گے جس کے جواب میں صرف دو حرفہ مضمون کہیں گے ؎

بدم گفتی و خورسندم عفاک اللہ نکو گفتی
جواب تلخ مے زیبد لب لعل شکر خارا

مدرسہ باقیات الصالحات

یہہ زنانہ مدرسہ مدت سے کرنول (علاقہ مدراس) میں جاری ہے اس میں لڑکیوں کو دینی تعلیم اور ضروری امور سکہلائے جاتے ہیں مگر افسوس ہے کہ [illegible]

ڈیرہ غازیخان

میں مقامی لحاظ سے اس جگہ ایک چہوٹا سا مدرسہ نہیں بلکہ بہت بڑا مدرسہ چاہیے مگر مشکل یہی درپیش ہے جو سب جگہ ہے کہ روپیہ نہیں اس لئے اصحاب خیر سے توقع ہے کہ توجہ فرماکر جو کچھ بہیجنا ہو حکیم خیر محمد صاحب سکریٹری ڈیرہ غازیخان کی خدمت میں بہیجیں۔

چہاونی ناگپور

میں ایک مختصر سا مدرسہ ہے اُس کی مدرسی کے لئے ایک مدرس کی ضرورت ہے، جو عربی صرف، نحو اور قرآن و حدیث کی تعلیم دے سکتا ہو تعلیم کے علاوہ واعظ خلیق اور متحمل بہی ہو تنخواہ فی الحال مبلغ بیس روپیہ ہوگی پتہ بابو عبدالعزیز کلرک محکمہ نہر گنپت راؤ چہاونی ناگپور۔

الخلاف شر

مسائل میں اختلاف تو ہوتا ہی چلا آیا ہے اس کو تو کوئی مٹا نہیں سکتا سلف سے خلف تک برابر

ahmadimuslim.de

اختلاف مشتبہ ہے پھر آجکل کونسی نئی بات پیدا ہو گئی ہے کہ مسلمان چیختے ہیں کہ اختلافی مسائل کا ذکر نہ کرو۔ وہ نئی بات غور کرنے سے معلوم ہوتی ہے کہ سلف کے زمانہ میں اختلاف مسائل اپنی اپنی حد پر رہتا تھا جسکا کسی قدر نقشہ مسدس ذیل سے مشتبہ ہے ؎

اگر اختلاف اُن میں باہمدگر تھا ۔۔۔ تو بالکل مدار اُس کا اخلاص پر تھا
جھگڑتے تھے لیکن نہ جھگڑوں میں شر تھا ۔۔۔ خلاف آشتی سے خوش آئندہ تر تھا
یہ تھی موج پہلی اُس آزادگی کی
ہرا جس سے ہونے کو تھا باغ گیتی

اس کی صورت یہ تھی کہ ایک اہل علم اپنے خیال کو مع دلیل ظاہر کر دیتا! دوسرے کی تسلی ہو جاتی تو قبول کرتا ورنہ وہ اُس کی تردید میں دلیل بیان کرتا آئندہ کو مصالحت اور بس۔ یہ نہ تھا جو آجکل ہے کہ کسی فرعی مسئلہ میں اگر اختلاف ہوا تو اُس شاخ کو تنہ تک چیر کر درخت کو دو حصوں میں تقسیم کر دیں گے کسی مستحب امر میں اختلاف ہے تو باہمی سلام کلام سب موقوف بلکہ ایک دوسرے کے درپے آزار ایک دوسرے پر بہتان لگائیں گے۔ نقصان پہنچائیں گے۔ کوئی صلح کو کہے تو درس کی شکل بنا کر پہلے سے منہ سے کہیں گے کہ ہماری ناراضگی کسی ذاتی غرض سے نہیں بلکہ دینی امر کی وجہ سے ہے فریق مقابل فلاں امر کی وجہ سے نہیں صلح ہے حالانکہ جن لوگوں سے حضرت صاحب کی صلح ہے اُن میں اُس مخالف سے کئی درجہ بڑھکر عیب اور بد اعتقادیاں ہیں۔ اس کی تازہ نظیر بنگال کا ایک واقعہ ہے کہ گذشتہ ایام میں مجھ سے صید البحر کے متعلق سوال کیا گیا میں نے اپنی ناقص تحقیق لکھدی۔ بعد میں معلوم ہوا کہ اُس علاقہ میں اس مسئلہ کے متعلق بہت کچھ نزاع ہو چکی ہے فریقین رسالہ بازی بھی کر چکے ہیں میری تحریر جس فریق کے موافق تھی انہوں نے دوسرے فریق پر پھیلا اور بے جا زور ڈالنا شروع کیا حالانکہ مسئلہ بالکل ایک معمولی ہے۔ سلف سے خلف تک اختلاف چلا آیا کئی لوگ ادھر کئی لوگ اس طرف۔ ایسے مسائل کو اپنی اندرونی کدورتوں کے نکالنے کا ذریعہ بنانا جتلا رہے ہیں کہ ان مسائل میں اختلاف کرنے والے کسی نیک نیتی سے اختلاف نہیں کرتے۔ میں اس وقت کسی خاص شخص کی طرف اشارہ نہیں کرتا بلکہ عام طور پر کہتا ہوں میری دلی تمنا ہے کہ لوگ سلف صالحین کے طریق پر چلیں۔ جس طرح سلف صالحین میں اختلاف مسائل کے ساتھ باہمی میل جول رہتا تھا اسی طرح اختلاف کے ساتھ میل جول رکھیں۔ اس کا نمونہ آجکل علماء آرہ اور پٹنہ میں ملتا ہے کہ اُن میں باہمی مسائل میں اختلاف بھی ہے اور ہونا چاہئے کیونکہ اختلاف رائے تو علم کا نتیجہ ہے مگر آپس میں سب کا میل ملاپ بدستور برادرانہ ہے پس ہم مسلمانوں کو عموماً اور اہلحدیثوں کو خصوصاً سلف صالحین کی روش اختیار کرنی چاہئے۔

مذاکرہ علمیہ

مسئلہ اقتدا ختم ہو چکا ہے اس لئے جو تحریریں پیچھے کی ہونگی درج نہیں ہونگی ہاں ہمارے مکرم دوست جناب مولوی عبد الغفور صاحب دانا پوری کی ایک تحریر میعاد سے پہلے کی مگر گم ہو گئی تھی اُس کی اطلاع پا کر مولوی صاحب موصوف نے اپنی تحریر دوبارہ بھیجی اس لئے وہ من وجہ میعاد کے اندر ہے لہذا حسب وعدہ درج کیجاتی ہے آپ لکھتے ہیں:۔

مولانا المکرم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مذاکرہ علمیہ دربارہ امامت واقتدا پرچہ اہلحدیث ۱۲۔ مارچ وغیرہ دیکھنے میں نہ آیا مگر ۲۷ مارچ و ۳۰۔ اپریل دیکھنے میں آیا جس میں بغرض تحقیق آپنے علماء سے استصواب رائے کی ہو جزاک اللہ فی الدارین خیرا۔ میرے خیال میں مسئلہ ہذا کی کئی صورتیں ہیں اول نجاست ظاہری حکمی مثل جنابت و کپڑہ نجاست آلودہ سے نماز پڑھنا اسکے بھی دو قسم ہیں بعلم خود یا بغیر علم۔ دوم نجاست باطنی اعتقادیات اس کے بھی دو قسم ہیں اول فسق و فجور و اعمال بدعیہ والا امام ہو دوم عقائد کفریہ والا شخص امام ہو۔ سوم بحالت مجبوری اقسام مذکورہ بالا کے پیچھے اُس کی بھی چند صورتیں ہیں اول حکومت و مستولی کسی کی طرف سے ایسا امام مقرر ہے دوم اہل حکومت کی طرف سے تو نہیں مگر مستولی کسی کی طرف سے ہے اور اُس کے سوا دو سرا خواندہ وغیرہ قابل امامت کے اُس جگہ نہیں تیسرے اور لوگ قابل امامت کے ہیں مگر جماعت کیوجہ سے اس تیسری صورت کے جمیع اقسام میں اقتدا درست ہے بموجب آیت کریمہ وَارْكَعُوا مَعَ الرَّاكِعِينَ و آیہ تَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ و حدیث ابوذر کے جس میں امراء کی خبر دیکر آپنے اُن کی اقتدائی صلوۃ کو استفسار فرما کر اقتدا کا حکم فرمایا اور بموجب حدیث صلوا خلف کل بر و فاجر کے چہارم بغیر علم کے نماز کے کسی شرط یا فرض کو چھوڑنے والے کے پیچھے نماز پڑھنی بس اس چوتھی صورت کے باب میں صحاح وغیرہ میں صحیح حدیث مروی ہے عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلعم یصلون لکم فان اصابوا فلکم ولھم وان

اخطاؤا فلکم وعلیہم رواہ البخاری اس حدیث سے عموماً ائمہ کو مراد
لینا اور ہر کسی کی نماز کو صحیح قرار دینا فن حدیث سے ناواقفیت ہے دیکھا ان
لکھ تبلایا ہے کہ وہ امام عقائد قبیحہ بدعیہ و کفریہ کا معتقد نہیں ہے صحت
عقیدہ کے ساتھ نماز پڑھا ہوا ہے پس اگر اس امامت میں ارکان یا شرائط
کے ادا میں کمی غفلت سے کی ہے تو اس کا وجہ اسپر ہے تم پر نہیں تمہاری نماز
صحیح ہوگی محدثین نے اس حدیث کا یہی مطلب سمجھا ہے بخوف طوالت
صرف تبویب امام ابن تیمیہ کو ہم نقل کرتے ہیں۔ منتقی میں فرماتے ہیں باب
من اقتدی بمن اخطا بترک شرط او فرض ولم یعلم بعد اس کے حدیث
مذکورہ بخاری کو نقل فرمایا ہے۔ اس حدیث سے مسئلہ بالکل بعید ہے میں بعض
علماء کا استدلال تعجب خیز ہے۔ باقی رہی صورت اول و دوم سو صورت اول
یعنی نجاست بدن و کپڑہ کہ مقتدی کی نماز صحیح ہوگی یا نہیں کیونکہ نماز
کی صحت و قبولیت کے لئے طہارت شرط ہے وثیابک فطہر والرجز
فاہجر اس سے ظاہر ہے کہ امام کی نماز قطعاً نہیں ہوگی یہی کیفیت صورت دوم
میں ہے کہ بوجہ عقائد بدعیہ و کفریہ امام کی نماز وغیرہ عند اللہ کچھ مقبول نہیں پھر
ان دونوں صورتوں میں مقتدی کی نماز صحیح ہوگی یا مثل امام کی نماز کے غیر مقبول
و مردود ہوگی پس جب جماعت میں امامت کی شرطیت کا فلاسفی اور اس کے
اسرار پر غور کیا جاتا ہے اور حدیث شریف اجعلوا ائمتکم خیارکم فانہم
بینکم و بین اللہ وفدکم پر نظر ڈالی جاتی ہے تو یہ امر صاف متبادر ہوتا ہے
کہ امام کے ساتھ مقتدی کی بھی نماز نہیں ہوگی کیونکہ جب امام کی جو دربار خدا
کے لئے سفیر و وفد ہے دربار خداوندی میں رسائی نہیں ہوئی تو مقتدی کی کیونکر
رسائی ہوگی پس عموماً دربار شاہی کے حضوری میں جو خلعت ملا کرتی ہے اور
وہ ان المصلی یناجی۔ اور المصلی یناجی ربہ اور السلام علیکم ورحمۃ
اللہ سے ثابت ہے اس سے یہی ایسے امام و مقتدی کو خلعت قبولیت و رحمت
و برکت سے محرومی ہوگی اور محض تقلیداً اور رسماً دائیں و بائیں السلام علیکم
کہنا ہوگا اور اسی کی موید ہے حدیث عن سہل بن سعد وابی ہریرۃ
مرفوعاً الامام ضامن یعنی صلوۃ ہم ضمن صلوتہ صحۃ و فساداً اسکو
ترمذی و ابن ماجہ و حاکم وغیرہم نے روایت کیا ہے اور یہ حدیث بھی صحیح ہے جو کہ
ابوداؤد وغیرہ میں مرفوعاً مروی ہے سترۃ الامام سترۃ المصلی اور حدیث
ترجمۃ الابواب بخاری ومنہا قراءۃ الامام لہ قراءۃ جس کو اور محدثین نے

موقوفاً و مرفوعاً باسانید مختلفہ صحیح ضعیف منقطع۔ مرسل کے روایت کیا ہے
یہ سب حدیثیں مقتدی و امام کے صحت و فساد نماز ملازمت پر صریح دال ہیں
فاعتبروا یا اولی الابصار۔

علامہ لکھنوی تعلیق الممجد شرح موطا امام محمد میں تحت حدیث اجعلوا ائمتکم
خیارکم فرماتے ہیں لان الامام اذا فسدت صلوتہ فسدت صلوۃ
المؤتم لان الامام ضامن بصلوۃ المقتدی کما ورد بہ الحدیث
فصلوۃ المقتدی مشمولۃ فی صلوۃ الامام و صلوۃ الامام متضمنۃ
لها فصحتها بصحتها و فسادها بفسادها فاذا صلی الامام جنباً
لم تصح صلوتہ لفوات الشرط وھی متضمنۃ لصلوۃ المؤتم فتفسد
صلوتہ۔ فاذا علم ذالک یلزم علیہ الاعادۃ انتہی ان حسب تصریح
فقہاء و متکلمین فاسق کے دو قسم ہیں فاسق معلن اور فاسق غیر معلن فاسق غیر
معلن کے پیچھے پڑھنا بلا خلاف جائز سمجھتا ہوں اور اس کو حکم میں والصلوۃ واجبۃ
علیکم خلف کل مسلم برا کان او فاجرا وان عمل الکبائر داخل کرتا ہوں
باقی شق دوم و صورت دوم مذکورہ کے پیچھے ناجائز سمجھتا ہوں۔ راقم
محمد عبدالغفور داناپوری۔

ایڈیٹر۔ اس تحریر میں کوئی نئی بات نہیں جس کا جواب پہلے نہ آچکا ہو ہاں
اجعلوا ائمتکم خیارکم والی حدیث سے عدم جواز کا یہ طور استدلال
کہ امام کی نہ ہونے سے مقتدی کی بھی نہ ہوگی عجیب ہے سو جواب یہ ہے کہ اول تو حدیث
صحیح نہیں دوم یہ حدیث وقت انتخاب امام سے تعلق ہے جو متنازعہ فیہ نہیں۔
سوم حدیث مذکور میں صیغہ امر متعلق تعیین امام ہے جواز یا عدم جواز صلوۃ کا اس میں
کوئی ذکر نہیں چہارم یہ امر استحبابی ہے چنانچہ دوسری ایک روایت میں ہے
ان سرکم ان تقبل صلوتکم اور نقیض استحباب موجب بطلان نہیں ہوتی
فافہم وتدبر۔

غریب فنڈ

منشی عبدالرحمن ۔ امرتسر ۔ ۔ ۴؍
عابد علی نزد کوٹ ۔ ۔ ۔ ۱؍
فتوی فنڈ ۔ ۔ ۔ ۴ ۔ ۔ بقایا سابقہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۲؍
میزان ۔ ۔ ۔ ۔ ۱۵؍ ایک اخبار بنام محمد غوری دکاندار
جاری کیا گیا ۔ باقی ۔ ۔ ۔

مرزا غلام احمد قادیانی اور اسکے الہامات

صَدَقَ اللّٰہُ تعالیٰ وَقَدْ خَابَ مَنِ افْتَرٰی

(از مولوی عبد العزیز صاحب تلونڈی سیان سنگھ ضلع گوجرانوالہ)

میں یقینًا کہتا ہوں اور حلفًا بیان کرتا ہوں کہ مرزا غلام احمد قادیانی مدعی نبوت کاذب نے جسقدر الہامات مبشرہ یا منذرہ اپنی زندگانی میں بذریعہ اشتہارات یا کتب شائع کئے وہ سب کے سب جھوٹے نکلے اور کیوں نہ جھوٹے نکلتے جبکہ اللہ تعالیٰ اپنے کلام مقدس میں فرماتے ہیں۔ وَقَدْ خَابَ مَنِ افْتَرٰی یعنی مراد کو نہیں پہونچا جس نے جھوٹ باندھا۔ چنانچہ مرزا صاحب احمد بیگ کی لڑکی کے نکاح کے بارہ میں نامراد رہے اور یہ حسرت دل میں ہی لیکر چلے گئے بہتیرے الہامات سنائے لیکن کوئی پورا نہ ہوا پہلے آپ نے کہا کہ میرا نکاح آسمان پر ہو چکا ہے اور اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ بشارت دی ہے قدر دیکھا۔ ازاں بعد اس کے رشتہ داروں کی طرف خطوط اور مکاتیب عاجزانہ طور پر لکھتے رہے کہ میرے ساتھ محمدی بیگم کا نکاح کر دو چنانچہ وہ سب خطوط کلمہ فضل رحمانی میں چھپکر ہدیہ ناظرین ہو چکے ہیں پھر جب سلطان محمد پٹی والا سے اسکا نکاح ہو گیا تو آپ نے ایک الہام منذر شائع کر دیا جسکی یہ عبارت تھی ویموت بعلھا الی ثلث سنین یعنی اسکا خاوند تین سال تک مر جائیگا جب اسکا خاوند اللہ کے فضل سے تین سال گذار کر خوش و خرم نظر آیا تو پھر لوگوں نے مرزا صاحب پر اعتراض کیا کہ وہ تو مرا نہیں اب کیا جواب ہے تو آپ نے کہا کہ میں ابھی زندہ ہوں اور احمد بیگ کی لڑکی بھی زندہ ہے کسی وقت نکاح میں آجائیگی اور آپکے مریدوں نے بھی یہی جواب معترضین کو دئے چنانچہ میں نے ایک قصیدہ بابتہ تحفہ ہند کے ضمیمہ میں جون کے مہینہ میں طبع کرایا تھا۔ اور یہ اعتراض کیا تھا ؎

چاند دختر احمد بہ عقد او آمد ✦ کہ بود زوجۂ سلطان مرد حقانی

تو اس کے جواب میں ایک قصیدہ الحکم اخبار میں شائع ہوا جس میں مجھ کو مخاطب کر کے لکھا تھا ؎

ہنوز دختر احمد چو زندہ اند ہنوز ✦ چرا بعقد سماوی از و بحیرانی

اب میں اس شاعر سے پوچھتا ہوں کہ اب کیا حیرانی کا موقع نہیں کہ مرزا صاحب تشریف لے گئے وہ نکاح میں نہ آئی؟ وہ شائد یہ جواب دیدے کہ جب نکاح آسمان پر ہوا ہے تو مرزا صاحب کے گھر میں وہاں جا کر آباد ہوگی۔

مجھے مرزائیوں سے سخت تعجب ہے کہ باوجود جھوٹا ہونے مرزا کے اسکو موردِ وحی و الہام سمجھتے رہے۔ بلکہ خود مرزا صاحب اپنے آپ کو مسیح ابن مریم علیہ الصلوٰۃ و السلام و امام حسین علیہ السلام سے افضل لکھتے ہیں چنانچہ آپنے دافع البلاء میں لکھا تھا کہ ؎

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو ✦ اُس سے بہتر غلام احمد ہے

اور اعجاز احمدی میں یہ شعر ہے ؎

وقالوا علی الحسنین فضل نفسہ ✦ اقول نعم واللہ ربی سیظھر

اور بہتیرے اشعار مرزا کی کتابوں میں ہیں جن سے مرزا کی تعلّی کا پورا پورا ثبوت ملتا ہے۔

علاوہ اس کے قرآن دانی بھی آپ پر ختم تھی قرآن کی آیات کو اپنے اوپر خواہ مخواہ چسپاں کرتے تھے چنانچہ قصہ ذو القرنین کو اپنے پر لگا دیا۔ دیکھو لکچر ۲ ستمبر جو لاہور میں آپنے دیا۔ اُس میں لکھتے ہیں کہ خدا نے مجھے ذو القرنین کے نام سے قرآن میں پکارا۔ افسوس۔ کیا کفار سائلین نے اسوقت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے مرزا کی بابت سوال کیا تھا کہ بتاؤ مرزا کون ہوا۔ اور اسکا قصہ کس طرح سے ہے؟ اور اللہ تعالیٰ نے صیغہ ماضی سے اس قصہ کو بیان کیا۔ سبحان اللہ قرآن دانی مرزا پر ختم تھی۔ جیسا مرزا نے قرآن کو سمجھا۔ آجتک کسی نے اہل علم سے نہیں سمجھا اور ہم دعا کرتے ہیں کہ ایسی سمجھ بھی کسی کو نہ ملے۔ اگر مرزائی لوگ مرزا کی قرآن دانی کی بابت مجھ سے سوال کرینگے تو میں انکی تحریف انکی کتابوں سے نکالکر پیش کر دونگا۔ ایک نظیر تو مرزا کی قرآن دانی کی اور یاد آئی۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ دابہ کے معنے کبھی آپ نے علماء لوگ ٹھیرائے اور کبھی دابہ کی تعبیر نبی سے کی اور کبھی طاعون سے کرلے ہے۔ شائد آپکے الہام کرنے والے کو پھر پھر خیال آتا ہوگا۔ کہ شائد یہ معنی صحیح ہونگے یا یہ ہونگے۔ جیسے کسی نے کسی سے پوچھا کہ آپ کیا پڑھتے ہو؟ اس نے کہا گنز۔ اُس نے کہا غلط کہتے ہو۔ اُس نے کہا گنز۔ پھر اس نے ڈانٹا تو اُس نے کہا کنز۔ سو ایسا ہی مرزا صاحب کے الہام کا حال ہے بلکہ اس سے بڑھکر کیونکہ اس میں کنز تو صحیح تھا۔ اور اس الہام میں ایک معنی بھی صحیح نہیں۔ والسلام

اطلاع۔ مولوی نور الدین اور مولوی محمد احسن وغیرہ کی تحریرات متعلقہ موت مرزا

ahmadimuslim.de

دریافت کا جواب

عرض ہے کہ پرچہ اہلحدیث مطبوعہ ۱۰ جمادی الثانی ۱۳۲۴ھ کے صفحہ ۵ پر ایک مضمون جس کی سرخی دریافت ہے میری نظر سے گذرا جسکی بابت خاص مجھ سے بھی دریافت کیا گیا ہے کہ میں بھی پتہ دوں - سو بجواب اس مضمون کے عرض ہے کہ اس جگہ آسنسول میں میرے پاس محمد حسن نامی شخص کوئی میدہ کل میں نہیں ہے - ہاں البتہ ایک دوسرے نام کا شخص جسکی عمر قریباً ۵۵ یا ۶۰ برس - اور اپنے کو مولوی - فقیر و سیاح و شاہ صاحب عموماً کہلاتے ہیں - پست قد - رنگ گندمی - دراز ریش - اپنے کو رہنے والا ضلع گورکھپور اور نام محمد حسن اور عرصہ چار ماہ سے سیاحت ڈھاکہ و کلکتہ وغیرہ سے فارغ ہو کر بارادہ واپسی مکان ضلع مذکور مسجد میدہ کل میں بیٹھے ہوئے ہیں اور بہ عرصہ چند یوم تک چلے بھی جاوینگے -

ظاہرا - میرے نزدیک تو انکی بول چال و خیالات مطابق قرآن و حدیث کے ہیں کسی طرح کا نقص نہیں - اور پابند صوم و صلوۃ بھی پائے گئے ہیں - اور موحد ہیں -

میں جہانتک عرصہ مذکور میں انکو دیکھتا ہوں تو وہ پکے اہلحدیثوں سے کسی فعل میں کم نہیں - جواب میں (حنفیوں وغیرہ سے) یا سوال میں ہر طرح سے پورے ہیں - مزید حالات جو سائل نے دریافت کئے ہیں سو میں ان کے چال چلن کے علاوہ اور کوئی حالات نہیں جانتا - ظاہرا کوئی غلطی نہیں پائی گئی -

مجیب مستری نور دین - مالک میدہ کل - و مہتمم مدرسہ اسلامیہ میدہ کل - و مقام آسنسول ضلع بردوان -

ایک اور لیجئے

جواب سرخی بہ دریافت اہلحدیث مورخہ ۱۰ جولائی ۱۹۰۶ء صفحہ ۵ شاہ محمد محسن صاحب صوفی کامل کی ذات بابرکات کے دریافت کرنے کی ضرورت ہی کیا ہے؛ یہ تو اظہر من الشمس ہے آپ کلکتہ وغیرہ اضلاع بنگالہ کی سیاحی کرتے ہوئے آج عرصہ چار ماہ سے آسنسول میں رونق افروز ہیں آپ کی تشریف آوری سے لوگوں کو طرح طرح کی فیضیابیاں نصیب ہو رہی ہیں جس کی کبھی امید بھی نہ کیجا سکتی تھی - ہزارہا مخلوق خدا منہ مانگی مراد پا رہی ہیں - شاہ صاحب موصوف نے تو دعا قبول کرا دینے کے لئے بارگاہ الٰہی سے سارٹیفکٹ حاصل کر لیا ہے - آپ اس بات میں بڑے دعوے کے ساتھ کہہ رہے ہیں کہ میں دعا کروں اور قبول نہ ہو؟

بعض مرتبہ دیکھا گیا ہے کہ آپ دعا کرتے کرتے کچھ ایسے دور نکل جاتے ہیں کہ نماز جمعہ کی بھی پرواہ نہیں کرتے علیٰ ہذا القیاس اور وقتوں کا بھی اندازہ اسی پر بہت آسانی سے ہو سکتا ہے - صوفی صاحب کا بیان ہے کہ میں نے کئی شخصوں کا دعا کیا اور وہ قبول بھی ہو گیا جس میں نور الدین صاحب کا بھی نام بیان کیا جاتا ہے - شاہ صاحب کو اب لوگوں کو معتقد بنانے کا اچھا موقعہ ہاتھ لگا ہے - والسلام

مجیب عبدالرحمان چپراسی - آسنسول دو کان پارچون

سیٹھ حاجی ہارون کا شکریہ

ہم مسلمانان جبل پور پر جناب حاجی ہارون برادرس ساکن کراچی وارد حال جبلپور نے جو احسان کیا - وہ اس قابل ہے کہ ہم ساکنان جبل پور فرداً فرداً انکا شکریہ ادا کریں مگر چونکہ یہ امر دقت طلب ہے اس لئے یہی مناسب معلوم ہوا کہ بذریعہ اخبار جمیع اہل اسلام کی جانب سے شکریہ ادا کیا جائے - شہر سے ایک میل کے فاصلہ پر رانی تالاب ہے اسکے کنارہ اہل اسلام کے ہر دو فریق یعنی اہلحدیث و اہل سنت کی دو بڑی عیدگاہیں ہیں نیز شہر کے ایک بڑے حصہ کی قبرستان ہے - ان تین مقامات کی وجہ سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ ایسی حالت میں مسلمانوں کو اس تالاب کی کتنی بڑی ضرورت ہوتی ہوگی - باوجود ایسی بڑی ضرورت کے اس میں کہیں گھاٹ نہ تھا - مدت ہائے دراز سے وضو وغیرہ کی وجہ سے سخت تکلیف ہوتی تھی - عیدین کے موقعہ پر مسلمان اپنے پاکیزہ کپڑے پہنے ہوئے کنارہ تالاب گشت کرتے کہ کہیں ایسی جگہ مل جاتی کہ ہم کیچڑ سے اپنے کپڑے بچا کر وضو کر لیتے جب کبھی کسی نماز کا وقت آ جاتا تو اس تکلیف کی وجہ سے بہت کم اشخاص وضو کر کے نماز فریضہ وقت پر ادا کرتے - اللہ تبارک تعالیٰ نے یہ دولت ہارون سیٹھ کے نصیب میں رکھی تھی کہ جنہوں نے یہ نیکی حاصل کی - اب جب ہم اس شاندار ہارون گھاٹ کی سیڑھیوں پر بیٹھکر تالاب کا پانی پیتے ہیں بے ساختہ دل سے دعا نکلتی ہے کہ اے پروردگار جس شخص نے ہماری سالہا سال کی تکلیف دور کی تو بھی اسکی ہمیشہ کی تکلیف دور کر دارین میں اسکا بدلہ دے - چونکہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد موجود ہے الدال علی الخیر کفاعلہ نیز من لم یشکر الناس لم یشکر

[illegible]

فتاوے

س نمبر ۲۲۳۔ زید کی بیوی باخلق اور با اسلام ہے مگر بوجہ چند نافرمانیوں کے زید بہت تنگ ہوگیا ہے کہ وہ اپنی بیوی کی طرف دیکھنا بھی نہیں چاہتا ہے اور وہ مہر دیکر طلاق دینا چاہتا ہے۔ ایسی حالت میں زید کو طلاق دینا جائز ہے یا نہیں؟

ج نمبر ۲۲۳۔ جائز ہے لیکن بحکم ابغض الحلال الی اللہ الطلاق خدا کے نزدیک ناپسند ہے۔

س نمبر ۲۲۴۔ زید کی بیوی باخلق اور با اسلام ہے۔ اور بدصورت ہے بوجہ بدصورتی کے زید کو بہت ناپسند ہے کہ وہ اس کی طرف دیکھنا بھی نہیں چاہتا ہے اور زید مہر دیکر طلاق دینا چاہتا ہے ایسی حالت میں زید کو طلاق دینا جائز ہے یا نہیں!

ج نمبر ۲۲۴۔ جائز ہے لیکن بحکم عَسٰی اَنْ تَکْرَھُوْا شَیْئًا وَّیَجْعَلَ اللّٰہُ فِیْہِ خَیْرًا کَثِیْرًا نباہ کرنا اچھا ہے۔

س نمبر ۲۲۵۔ زید نے ایک عورت سے نکاح کیا۔ بعد دو تین برس کے زید اپنی بیوی کو نہ رکھتا ہے اور نہ طلاق دیتا ہے۔ زید کو بہت سمجھایا جاتا ہے کہ اپنی بیوی کو رکھ یا طلاق دے۔ مگر زید نہ رکھتا ہے اور نہ طلاق دیتا ہے اور اس عورت نے خلع کے واسطے سو دو روپیہ اس کے پاس بھی درخواست کی سوا اس نے زید کو طلاق دینے کے واسطے کہا۔ مگر زید کسی صورت سے طلاق نہیں دیتا ہے ایسی حالت کو عرصہ دس بارہ سال کا ہوگیا۔ اب ایسی حالت میں وہ عورت کیا کر سکتی ہے۔ بغیر خلع کے دوسرا نکاح کر سکتی ہے یا نہیں۔ یا اس کے خلع کرانے کی کوئی صورت ہے؟

ج نمبر ۲۲۵۔ ایسے ظالم کا علاج یہی ہے کہ موجودہ قانون کے مطابق ڈسٹرکٹ جج کی عدالت میں فسخ نکاح کی درخواست دیکر فیصلہ کرایا جائے۔

س نمبر ۲۲۶۔ عن ابن عباس ان امرأۃ ثابت ابن قیس اتت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت ما اعتب علی ثابت فی خلق ولا دین ولکنی اکرہ الکفر فی الاسلام تعنی بغضہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتردین علیہ حدیقتہ فقالت نعم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقبل الحدیقۃ وطلقہا تطلیقۃ اخرجہا البخاری (سوال) ولکنی اکرہ الکفر فی الاسلام کا کیا مطلب ہے؟

ج نمبر ۲۲۶ اس کا خاوند بدشکل تھا بدشکلی اور خوبصورتی چونکہ بحکم ھُوَ الَّذِیْ یُصَوِّرُکُمْ فِی الْاَرْحَامِ کَیْفَ یَشَآءُ خدا کی طرف سے ہے پس کسی بدشکل سے بغض رکھنا دراصل خالق تک بداعتقادی پہونچاتا ہے اس لئے عورت مذکورہ نے اس کراہیت کو کفر سے تعبیر کیا چنانچہ دوسری روایت میں یہ الفاظ ہیں۔ لولا مخافۃ اللہ اذا دخل علی لبسقت فی وجہہ یعنی مجھے خدا کا خوف مانع نہوتا تو جب وہ میرے پاس آتا ہے میں اس کے منہ پر تھوک دوں۔

س نمبر ۲۲۷۔ مومن مرد مشرک عورت سے اور مومن عورت مشرک مرد سے نکاح جائز ہے یا نہیں؟

ج نمبر ۲۲۷۔ مومن مرد کا مشرک عورت سے اور مومن عورت کا مشرک مرد سے نکاح جائز نہیں وَلَا تَنْکِحُوا الْمُشْرِکٰتِ حَتّٰی یُؤْمِنَّ۔ وَلَا تُنْکِحُوا الْمُشْرِکِیْنَ حَتّٰی یُؤْمِنُوْا۔ مشرک سے مراد یہاں وہ لوگ ہیں جو اسلام سے منکر ہو کر شرک کرتے ہیں جو لوگ کلمۂ اسلام کے قائل ہو کر شرک کرتے ہیں گو فعل انکا تو شرک ہے مگر نکاح ان سے جائز ہے۔

س نمبر ۲۲۸۔ مومن مرد مشرک عورت سے نکاح کرے اس خیال سے کہ عورت کو گھر لاکر دیندار کرلیں گے۔ یہ نکاح جائز ہے یا نہیں؟

ج نمبر ۲۲۸۔ منکر اسلام مشرک کے ساتھ کسی نیت سے بھی نکاح جائز نہیں اور مسلمان مشرک کے ساتھ نیک نیتی سے جائز ہے۔

س نمبر ۲۲۸۔ سورۃ الانبیاء رکوع ۲ آیت لَوْ اَرَدْنَا اَنْ نَّتَّخِذَ لَھْوًا لَّاتَّخَذْنٰہُ مِنْ لَّدُنَّآ اِنْ کُنَّا فٰعِلِیْنَ کا کیا مطلب ہے؟

ج نمبر ۲۲۸۔ آیت مرقومہ کا مطلب یہ ہے کہ بے دین لوگ دنیا کے اتنے بڑے ڈھانچ کو محض کھیل اور تماشہ جانتے ہیں جس کا انجام اس پر پہونچا ہے کہ خدا نے گویا اس کو اپنے لئے ایک کھیل تماشہ بنایا ہے اسکا جواب اس آیت میں دیا ہے کہ خدا اگر کھیل بناتا تو ایسی بناتا کہ بس اس کے پاس ہی ہوتی اتنے بڑے ڈھانچ کی ضرورت نہوتی جس میں روزانہ ہزاروں قتل و خون ہو رہے ہیں لاکھوں آدمی لاکھوں پر مظالم کر رہے ہیں کروڑ ہا قانون سے مرر رہے ہیں۔ پھر ہر ایک کو نیک و بد اعمال کا بدلہ ملتا ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ دنیا محض کھیل اور تماشہ نہیں ہے (داخل غریب فنڈ ۲)

(اطلاع فتووں کی غلطی پر ہر ایک صاحب اطلاع دے سکتے ہیں (ابوالوفا)

جامع مقابلہ۔ توریت انجیل اور قرآن شریف کا مقابلہ اور قرآن مجید کی فضیلت کا ثبوت۔ قیمت ۸ عصر (منیجر اہل حدیث)

انتخاب الاخبار

مدرسہ نعمانیہ دہلی کا جلسہ دستار بندی حسب دستور ۹۔ اگست کو ہوگا۔

چودہری تھمو ساکن موضع اوٹھیان ضلع امرتسر کا نوجوان لڑکا شیر محمد مرگیا۔ ناظرین سے جنازہ غائب اور دعا کی درخواست کیگئی ہے اللھم اغفرلہٗ

مولوی عبدالستار حسن ولد مولانا عبدالجبار صاحب عمرپوری مقیم دہلی کشن گنج نے ایک بڑا دو ورقہ فتوی بمواہیر علما دربارہ منع رسوم قبیحہ شائع کرکے مسلمانوں پر احسان کیا ہے جو مولوی صاحب سے پتہ مذکور پر مفت ملتا ہے

سیوان ضلع سارن میں آریوں نے کچھ مذہبی شور اٹھایا تھا۔ مگر مولوی ظہیرالدین صاحب کی تقریرات سے دب گیا (نامہ نگار)

بعض شیعہ ہمدردان قوم شاہ ایران کو جس نے ایرانی پارلیمنٹ کو توڑ کر بڑے بڑے علماء اور قومی لیڈروں کو مروادیا ہے یزید ثانی کا خطاب دے رہے ہیں۔

پنجاب بلکہ کل ہندوستان میں امسال بارشیں خوب ہوئیں۔ (شاید مرزا صاحب قادیانی کے مرنے کا نتیجہ ہے)

ہوتی لال ورما کو جس نے اخبار بندے ماترم میں ایک مفسدانہ مضمون بھیجا تھا سشن جج علیگڈھ نے ۷ سال جلاوطنی کی سزا دی۔

ڈیرہ غازیخان کی طرف دریائے سندھ نے اپنا رخ کر لیا۔ دو بند ٹوٹ کر بہ گئے۔ قیدی اور خزانہ دوسری جگہ بھیجدئے گئے۔ اگر یہی حال رہا تو تمام شہر غرق ہو جائیگا۔ باشندے بھاگ رہے ہیں (خدا مہربانی کرے)

بنگالی خودی رام بوس کی سزاے موت کے حکم میں جسنے بمب کا گولہ مارا تھا۔ ہزآنر لفٹنٹ گورنر نے ترمیم کرنے سے انکار کر دیا۔ اس لئے اب اس نے حضور وائسرائے اور ملک معظم قیصر ہند سے اپیل کرکے رحم کی درخواست کی ہے۔

بابو بپن چندر پال نے کلکتہ میں مسٹر تلک اور چد مبرم پلے کی ہمدردی کے جلسے میں سخت پرجوش تقریر کی۔ سامعین کو کہا کہ دونوں کی سزا یابی پر سالانہ ماتم کریں۔ ان کے قید ہونے کے دن کو قومی تہوار بنانا چاہئے۔

پارلیمنٹ میں ڈاکٹر رودرفورڈ نے سفارش کی کہ وزیر ہند مسٹر تلک کی کچھہ سزا معاف کردیں۔ وزیر ہند کی طرف سے جواب دیا گیا کہ یہ بات ناممکن ہے۔ گورنمنٹ نے خود ہی مقدمہ چلایا۔ اب وہ کیسے سفارش کر سکتی ہے (یہ بھی کچھہ مشکل ہے)

برٹش پارلیمنٹ میں انگلستان کے وزیر خارجہ نے ترکی میں پارلیمنٹ کی تقرری کا خیر مقدم کیا اور کہا کہ اگر یہ رعائت تمام ترکی سلطنت پر حاوی ہوگی تو مقدونیہ کا جھگڑا اٹھ جائیگا۔ (صرف زبانی)

ہانگ کانگ میں ہوا کا سخت طوفان آیا۔ جس سے جہازوں کو بڑا نقصان پہونچا۔ ’ہنگ کنگ‘ نام ایک چینی جہاز مع ۳۰۰ مسافروں کے غرق ہوگیا۔ انگریزی تباہ کن جنگی جہاز ’موھننگ‘ نام ریتی پر چڑھ گیا۔ ساحل چین پر سمندر کے اس سخت تلاطم سے کانٹن میں کشتیوں کے الٹ جانے سے ہزارہا چینی سمندر میں ڈوب گئے۔

ریاست فریدکوٹ نے پنجاب کے قحط فنڈ میں دس ہزار روپیہ ارسال کیا۔

بارش خاطر خواہ ہورہی ہے اس لئے الہ آباد اور متھرا میں قحط کے امدادی کام بند کر دئے گئے۔

۲۸ جولائی کو سلطان المعظم نے شیخ الاسلام کے روبرو جدید ترکی آئین کی وفادارانہ طور پر پابندی کرنے کے لئے قرآن شریف اٹھا کر قسم کھائی قسطنطنیہ کی حالت بالکل بدل گئی۔ اخبارات۔ رسالے اور وطن دوستی کے مضامین بیچنے والے خوب فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ ہر سمت حب الوطنی کی تقریروں کا زور ہے۔ وزیر اعظم نے ۲۸ جولائی کو باب العالی کے سامنے ایک بڑے مجمع کے روبرو تقریر کی اور لوگوں کو مشورہ دیا کہ خوشی کے منانے میں بھی اعتدال کو ہاتھ سے نہ جانے دو۔ اور ان کو مطلع کیا کہ سلطان المعظم تمہاری حب الوطنی کے جذبات سے بہت خوش ہیں۔

مسٹر تلک اب تک احمدآباد میں ہیں اور کال کا سزایافتہ اڈیٹر بھی بعجت ہے

قیصر جرمن نے فرید پاشا سابق وزیر اعظم ترکی کو بغداد ریلوے کی توسیع میں سیاہ عقاب کا نشان مرحمت کیا۔

شمس العلما مولانا شبلی نعمانی تجویز کرتے ہیں کہ دارالعلوم ندوہ میں چند ایسے لائق مولویوں کو مہیا کرنے کا انتظام کیا جائے جو سنسکرت اور بھاشہ میں فارغ التحصیل ہوں اور ان مولویوں سے اشاعت اسلام کا کام لیا جاوے (غنیمت ہے توجہ تو ہوئی مگر یہ خیال تو فرمائے کہ توجہ ہوتے ہی ایسے طیار شدہ کہاں سے ملجائینگے)

ahmadimuslim.de

علم خبث

فیض بخش سٹیم

اشتہار ہذا کے پہنچنے کی تاریخ سے ایک ماہ تک بہت ہی ارزان یعنے ایک سو پیسے بیس روپیہ تک کے خریدار کو ۱۲؍ فی روپیہ کمیشن اور بیس سے سو روپیہ تک کے خریدار کو نصف قیمت دیجائیگی محصولڈاک بذمہ خریدار۔

مندرجہ ذیل کتب کم ہو کر فروخت ہو رہی ہیں

نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت
حمائل سیفی مجلد - -	۱؎	حروف مختلف	۱؍۲؍
نجوم الفرقان - - -	للعہ	مترجم بلا جلد۔ مجلد	۳؍۱۲؍
ترجمۃ القرآن - -	۱؎	دوجہان کی سیر	۶؍
لغات القرآن - -	۱۲؍	سمندر کی سیر دو حصے	۱؎
تفسیر اتقان - - -	۶؎	پاتال کی سیر -	۱۲؍
شرح فصوص الحکم عربی	للعہ	رینولی - - -	۸؍
ترجمہ اردو انسان کامل	للعہ	روح سیلے	۱؎
سیپارہ الم حبلی کشادہ			

مفصل فہرست طلب کر دیکھیے اور بطور نمونہ کوئی کتاب منگوا لیجیے

ملنے کا پتہ

منیجر فیض بخش پریس فیروزپور شہر

فہرست کتب فروختنی موجودہ مطبع اہل حدیث امرتسر

تفسیر ثنائی پوری کیفیت تو اس تفسیر کی اس کے مطالعہ سے معلوم ہو سکتی ہے۔ یہ تفسیر ہندوستان کے مختلف حصوں میں قبولیت کی نظر سے دیکھی گئی ہے۔

جلد اول ۱۲؍
جلد دوم ۱۲؍
جلد سوم ۱۲؍
جلد چہارم ۱۲؍
جلد پنجم ۱۲؍
پانچوں کی قیمت ۲؍

نماز اربعہ اسلامی نماز کے احکام اور مذاہب اربعہ (اسلام۔ عیسائی ہندو۔ آریوں) کی عبادتوں کا مقابلہ۔ ۲؍

دلیل الفرقان بجواب اہل القرآن۔ مولوی عبداللہ چکڑالوی کے رسالہ نماز کا کامل جواب دیا گیا ہے ۳؍

حق پرکاش آریوں کے گرو اور سماج کے بانی دیانند جی نے اپنی کتاب ستیارتھ پرکاش میں قرآن پر شروع سے اخیر تک جو اعتراضات کئے ہیں ان کا مفصل جواب قیمت ۸؍

تقلیب الاسلام جواب تہذیب الاسلام عبدالغفور آریہ دھرمپال، نہایت عمدہ دلچسپ ہے۔ جلد اول قیمت ۸؍ جلد دوم قیمت ۱۲؍ جلد سوم قیمت ۵؍ جلد چہارم قیمت ۵؍ چاروں کے خریدار کو ۲؍

مناظرہ نگینہ مشہور و معروف مباحثہ جو ماہ جون ۱۹۰۹ء میں بمقام نگینہ میں اہل اسلام اور آریہ سماج کے مابین ہوا تھا۔ قیمت ۲؍

ادب العرب صرف و نحو عربی کو ایسی آسان طرز سے لکھدیا ہے کہ اردو خوان بلا امداد مطلب سمجھ سکے اور کامیاب ہو سکے نامی گرامی علماء کا پسندیدہ قیمت ۲؍

المشتہر
منیجر مطبع اہل حدیث امرتسر

حسب الارشاد مولانا مولوی ابوالوفا ثناء اللہ صاحب مطبع اہل حدیث امرتسر

ahmadimuslim.de